حُسن وخوبی سے نبھایا۔ رسالے کے تمام عنوانات کے تحت لکھا اور تمام ضروریات کو پُورا کیا۔ مطالعہ وسیع رکھا، لہٰذا تحریروں میں گہرائی بھی تھی اور گیرائی بھی۔

مُسلم پرسنل لا بورڈ کے ممبر بھی رہے اور مسلم مجلسِ مشاورت کی رکنیت کا حق بھی ادا کیا۔ ۱۶ کے قریب کتابیں لکھیں۔ خدا نے حج وزیارت سے بہرہ مند کیا۔

درس کی خاص اثر انگیز صلاحیت تھی۔ چلتے چلتے سُننے والے لوگ رُک جاتے اور متاثر ہوتے۔

اسلامی ادب کے میدان میں نکلے تو شاعری کا پرچم بلند کیا۔ اور "سمت سفر"، "تحفۂ زنداں" اور "فیضِ کعبہ" کے ناموں سے تین مجموعہ ہائے کلام بھی پیش کر دیئے۔

اللہ ایسی نُورانی شخصیتوں پر خصوصی رحمتیں اور بخششیں نازل فرماتے۔ اور خاندانی اور جماعتی پس ماندگان کو صبر کے ساتھ اس غم کے بالمقابل خصوصی انعامات وفیضان سے بھی نوازے۔

---

(۲)

بھارت کے مشہور دانش ور، محبت کیش، سنجیدہ اور جرأت مند صحافی مسلم صاحب (ایڈیٹر دعوت دہلی) ۳ رجولائی کو دن کے ۴/۳ ۱ بجے انتقال فرما گئے۔

علالت کا سلسلہ عرصہ سے چل رہا تھا۔ میں جب ۱۹۸۳ء میں امریکہ گیا تو مسلم صاحب بھی تشریف لے گئے اور ملاقات رہی۔ ان کے سفر کا ایک بڑا مقصد علاج معالجہ ہی تھا۔ ۳ رجولائی کی صبح کو اچانک ان کی طبیعت بگڑ گئی، انہیں پنت ہسپتال میں لے جایا جا رہا تھا۔ راستے ہی میں اُن کے مسافرِ زندگی نے اپنا خاص راستہ اختیار کر لیا۔ کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ!

مغرب سے کچھ قبل جنازہ جامع مسجد میں لے جایا گیا۔ جماعت

کے رہنماؤں اور کارکنوں کے علاوہ دلی کی بہت سی نمایاں شخصیتیں موجود تھیں۔ جنازہ کی نماز امیر جماعتِ اسلامی ہند مولینا ابواللیث اصلاحی کی امامت میں ادا ہوئی۔

مسلم صاحب طویل مدت تک مجلسِ شوریٰ کے رُکن بھی رہے اور اعلیٰ سطح کے فیصلوں میں برابر شرکت فرماتے رہے۔ مسلم صاحب نے اخبار دعوت کی ذمہ داری کا حق ادا کر کے بڑا کام کیا۔ جماعتِ اسلامی اور اس کی پالیسیوں کو نمایاں کرتے رہے۔ جماعت کے نظریات و بیانات کو مسخ کرنے والے متعصب اخبارات کا مقابلہ کرتے رہے، مشکل ماحول میں پیغامِ حق سُنایا۔ غیر اسلامی فضا میں اسلامی صحافت کا نیا نہج پیدا کیا، فرقہ وارانہ آویزشوں کے درمیان عدل و حکمت کے اُصولوں کے تحت حقائق پر غور کرنا سکھایا، انہوں نے حکومت اور متعصب اکثریت کے مغالطوں اور فکری غلطیوں کا بھی توڑ کیا، لیکن نہ خود کوئی بے جا خم کھایا، نہ مسلمانوں کی مجموعی عزت و عظمت میں فرق آنے دیا۔ ۳۰ سال مسلسل یہ عظیم خدمت جاری رہی۔

ان کی شخصیت میں محبت کا ایک سرچشمہ ایسا تھا جو دوست دشمن سب کے لیے جاری رہتا اور اس کی وجہ سے ان کو مختلف حلقوں میں غیر معمولی اثر و نفوذ حاصل تھا۔ وہ کل ہند مجلسِ مشاورت کے بانیوں میں سے تھے اور اس کے لیے مختلف الخیال حلقوں کے لوگوں کو جوڑنے کے لیے بڑی محنت کرتے تھے۔ ملّتِ اسلامیہ کے اتحاد کی کوئی راہ نکلے، وہ اس کے لیے جذبۂ خاص رکھتے تھے۔

اللہ تعالیٰ اُن کے ایمان و اخلاق اور خدمات کو قبول فرما کر انہیں آخرت میں بہترین مقام رحمت عطا فرمائے۔ ان کے لواحقین میں دعوتِ حق اور